

314921 - روزوں کے فدیے میں مساکین کو یخنی پیش کی جا سکتی ہے؟

سوال

میری اہلیہ گزشتہ رمضان المبارک میں روزے نہیں رکھ پائی تھی تو میں نے اپنی اہلیہ کا فدیہ دینے کا عزم کیا ہے، اس کے لیے میں نے 30 مساکین کے کھانے کے لیے مکمل رقم ادا بھی کر دی ہے، یہ رقم میں نے اپنے علاقے میں روزے داروں کے لیے افطاری کا انتظام کرنے والے شخص کو تہمائی ہے، تو چونکہ افطاری کے لیے کھانے پینے کی اشیا کافی مقدار میں موجود ہیں اس شخص نے گوشت کی مرچوں کے ساتھ یخنی تیار کرنے کا فیصلہ کیا، یہ یخنی گرما گرم ابلے ہوئے گوشت کے ساتھ پیش روزے داروں کو پیش کی جائے گی، تو کیا اس یخنی کو روزوں کے فدیے میں شمار کرنا ممکن ہو گا؟ کیونکہ حقیقی معنوں میں یہ کھانا تو نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ انتظامیہ کے اس فرد نے اس یخنی کو کھانا شمار نہیں کیا، تو اگر یہ کھانا شمار نہیں ہو گا تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول: اگر آپ کی اہلیہ نے کسی ایسی بیماری کے باعث روزے نہیں رکھے جس سے شفا یابی کی امید کی جا سکتی ہے، اور آپ کی اہلیہ کو بعد میں اپنے روزوں کی قضا دینے کا موقع بھی ملتا ہے تو ان پر فدیے کی شکل میں کھانا کھلانا لازمی ہے ہی نہیں! اگر کھانا کھلا بھی دے تو کفایت نہیں کرے گا، بلکہ انہیں لازمی طور پر روزہ ہی رکھنا ہو گا۔

دوم:

اگر کوئی بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ پایا، یا ایسے مرض کی وجہ سے نہیں رکھ سکا جس سے شفا یابی کی امید نہیں ہے تو ایسے شخص کی طرف سے ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

ترجمہ: اور ان لوگوں پر جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کو کھانا کھلانا لازم ہے۔ [البقرة: 184]

اسی طرح صحیح بخاری : (4505) میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : "یہ آیت منسوخ نہیں ہے، اس سے مراد ایسے بوڑھے لوگ اور عورتیں مراد ہیں جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ ہر دن کے

عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔"

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں لکھتے ہیں: "باب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ** ترجمہ: [روزے] گنتی کے چند دن ہیں، تو تم میں سے جو شخص ان دنوں میں بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دیگر ایام سے گنتی پورے کرے، جبکہ روزے کی استطاعت نہ رکھنے والوں پر ایک مسکین کو کھانا کھانا لازم ہے۔ [البقرة: 184] --- جبکہ بوڑھا شخص اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بڑھاپے میں ایک یا دو سال کھانا کھلایا ہے، ہر دن کے عوض ایک مسکین کا روٹی یا گوشت کی شکل میں کھانا کھلایا اور روزہ نہیں رکھا۔"

دائمى فتوى كمىثى كے فتاوى: (10/198) ميں ہے كہ:

"جب ماہر معالجین یہ فیصلہ کریں كہ آپ كو جس مرض كا سامنا ہے اس كى وجہ سے آپ روزہ نہيں ركھ پائیں گے نیز اس مرض سے شفا يابى كى اميد بهى نہيں ہے؛ تو آپ پر ہر دن كے عوض آدھا صاع تقريباً سوا كلو كھجور وغيرہ كى شكل ميں علاقائى غذائى جنس فديے ميں دينا ضرورى ہے، اس صورت ميں آپ سابقہ اور آئندہ كے روزوں كا فديہ ديں گے، چنانچہ اگر آپ كسى مسكين كو رات كا كھانا يا دوپہر كا كھانا اتنے دنوں كى تعداد كے برابر كھلا ديں جتنے آپ پر روزے ہيں تو يہ آپ كے ليے كافى ہو جائے گا، جبكہ آپ كے ليے نقدى كى صورت ميں فديہ دينا كافى نہيں ہو گا۔" ختم شد

سوم: كھانا كھلانے كے ليے واجب مقدار ميں اہل علم كے ہاں مختلف اقوال ہيں، تو جمہور اہل علم اس بات كے قائل ہيں كہ ايك مد يعنى ايك صاع كا چوتھائى حصہ واجب ہے۔ جبكہ حنبلى فقہائے كرام كہتے ہيں كہ گندم كا ايك مد، جبكہ گندم كے علاوہ اناج ہو تو آدھا صاع دينا واجب ہے، تو آدھا صاع تقريباً سوا كلو كا بنتا ہے۔

جيسے كہ "الموسوعة الفقهية" (67 /32) ميں ہے كہ:

"مالكى اور شافعى فقہائے كرام اس بات كے قائل ہيں كہ فديے ميں روزانہ كے عوض ايك مد اناج ديا جائے گا، اسى كے امام طاؤوس، سعيد بن جبیر، سفيان ثورى، اور اوزاعى قائل ہيں۔

جبكہ احناف اس بات كے قائل ہيں كہ فديہ ميں واجب مقدار كھجور يا جو كا ايك صاع ہے، جبكہ گندم كا آدھا صاع ہے، چنانچہ روزہ خورى كے ايام كے برابر ايك مسكين كو كھانا كھلایا جائے گا۔

جبكہ حنبلى فقہائے كرام كے ہاں گندم كا ايك مد جبكہ كھجور يا جو كا آدھا صاع فديہ ميں دينا ضرورى ہے۔" ختم شد

تاہم اگر آپ مساكين كو رات كا يا دن كا كھانا كھلا ديں تو يہ كافى ہو جائے گا جيسے كہ پہلے سیدنا انس رضى اللہ عنہ سے گزر چكا ہے۔

اس بنا پر: اگر یہ یخنی رات یا دوپہر کے کھانے کے قائم مقام نہیں ہوتی بلکہ یخنی بنیادی کھانے کے کا معمولی حصہ شمار ہوتی ہے یا اس سے پہلے ہوتی ہے تو آپ کا دیا ہوا فدیہ نا کافی ہو گا، آپ کو دوبارہ فدیہ دینا ہو گا۔

آپ جمہور کے موقف کے مطابق ہر مسکین کو 750 گرام چاول دے دیں۔ آپ سارا فدیہ ایک مسکین کو بھی دے سکتے ہیں اور متعدد مساکین میں تقسیم بھی کر سکتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ معتکفین یا روزہ داروں کی افطاری کروانا فدیہ ادا کرنے کے لیے نا کافی ہو گا، ہاں تب ٹھیک ہو گا جب تمام معتکفین اور روزے دار مساکین ہوں -

لیکن اگر ان معتکفین کے پاس اتنی مقدار میں کھانا موجود ہے کہ انہیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے تو پھر انہیں فدیے کا کھانا دینا کافی نہیں ہو گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیت میں مساکین کو کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے۔

اس لیے فدیہ خصوصی طور پر صرف مساکین کو ہی دیا جائے گا، کسی اور کو دینا جائز نہیں ہے۔

واللہ اعلم